امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ

۲۰۲ھ تا ۲۹۴ھ

عبدالرشید عراقی

شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ ۲۰۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ خراسان کے شہر مرو میں پیدا ہوئے اور اپنی ساری عمر سمرقند میں بسر کی (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۱۵، تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۸۹)۔ ان کے اساتذہ میں امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) اور امام محمد بن اسماعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔ بغداد میں علمائے فن سے استفادہ کے بعد تحصیل علم کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۴ھ) لکھتے ہیں

رحل الی سائرالامصار فی طلب العلم-(تاریخ بغداد ج۳ ص۳۱۵)

طلب علم کے لئے انہوں نے مختلف ممالک کا سفر کیا۔

حافظ عبدالرحمان بن علی جوزی (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ

"امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ نے طلب علم کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا اور خراسان، عراق، حجاز، شام و مصر کے علماء سے استفادہ کیا (المنتظم ج ۶ ص ۶۴)

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ حدیث میں مرتبہ کمال پر فائز تھے۔ اور ائمہ فن نے ان کے حفظ و ضبط اور اتقان کا اعتراف کیا ہے اور ان کو الحافظ الثقہ، راسا

فی الحدیث، ضابط، صاحب علم اور جامع حدیث لکھا ہے۔(تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۱۶، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۲۴، المنتظم ج ۶ ص ۶۴) حدیث کے علاوہ فقہ و اخلاقیات پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ خطیب بغدادی (م ۴۶۴ھ) لکھتے ہیں کہ "ان کو صحابہ اور مابعد کے علماء کے اختلافات سے بڑی واقفیت تھی(تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۱۶)۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کے اساتذہ میں بیشتر اساتذہ شافعی المسلک تھے اس کے ان کو امام شافعی (م ۲۰۴ھ) سے بڑا تعلق تھا اور اس وجہ سے آپ امام شافعی کے مسلک سے وابستہ تھے۔ علامہ ابن العماد (م ۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں کہ

"ان کے زمانے کے شوافع میں کوئی شخص ان کا ہمسر نہیں تھا"۔(شذرات الذہب ج ۲ ص ۲۱۷)

امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ اپنے علمی تبحر اور فضل وکمال کی وجہ سے عوام و خواص میں بہت مقبول تھے امراء و حکام بھی ان کا احترام کرتے تھے۔(تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۲۵) ان کے علمی تبحر، جلالت قدر اور فضل وکمال کی وجہ سے ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے اور ان کو "احد الاعلام، احد ائمۃ الاسلام اور الامام الجلیل" کے القاب سے یاد کیا ہے(طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۲۱، ۲۲، تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۹۰)

امام مروزی رحمہ اللہ زہد و تقویٰ میں بھی ممتاز تھے اور بہت عبادت گزار تھے۔ نماز بڑے خشوع و خضوع سے پڑھتے تھے اس وجہ سے ان کا شمار اکابر صلحاء میں ہوتا تھا(طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۲۱، صفوۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۱۲۳)۔

امام مروزی رحمہ اللہ بہت سخی اور فیاض تھے۔ ان کی سالانہ آمدنی ۱۲ ہزار

تھی اور یہ کل رقم سخاوت کر دیتے تھے اور معمولی رقم پر گزر اوقات کرتے۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

وقد كان من اكرم الناس واسخاهم نفساً۔(البدايه والنهايه ج١١ ص١٠٢)

وہ بڑے کریم اور سخی تھے۔

امام مروزی رحمہ اللہ نے محرم ۲۹۴ھ میں سمرقند میں انتقال کیا (تذکرۃ الحافظ ج۲ ص۲۲۵)۔

تصنیفات

امام مروزی رحمہ اللہ نے جو کتابیں لکھیں ان کے نام یہ ہیں "مسند" اس کا پہلا باب نماز سے متعلق ہے اور حافظ ابن کثیر نے اس کو مستقل تصنیف قرار دیا ہے (البدایہ والنہایہ ج۱۱ ص۱۰۲)۔ "کتاب القسامہ" (تاریخ بغداد ج۳ ص۳۱۶)، "کتاب الخلافیات" (اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (م۱۵۰ھ) حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مسلک سے جن باتوں میں اختلاف کیا ہے اس کا ذکر ہے (طبقات الشافعیہ ج۲ ص۲۱)۔ "قیام اللیل" اور "کتاب رفع الیدین" (سیرۃ البخاری ص۴۴۱) (یہ دونوں رسالے مطبوع ہیں)